جسٹس ریفارمز پراجیکٹ

(اکیسویں صدی میں انصاف کی فراہمی کا نیا تصور
اور عدالتی نظام میں عوامی اعتماد کی بحالی کا عزم)

Concept Paper

جولائی 2022

Executive Summary
(خلاصہ)

انصاف وہ منزل ہے جس کا حصول کسی بھی موثر نظامِ عدال کا بنیادی مقصد ہو تا ہے۔ قوانین کا معیار اور نوعیت ان رہنما اصولوں کا تعین کرتی ہیں جن کی بنیاد پر عدالتٰں انصاف دیتی ہیں۔ اچھے قوانین انصاف کے آئیڈیل کو آگے بڑھانے میں مدد کرتے ہیں۔ ایک فعال عدالتی نظام کا مقصد ریاست کو آئین کے مطابق شہری کے لیے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے جوابدہ بناناہوتا ہے۔

موجودہ پاکستان میں ریاست کے تینوں ستون – مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ – کے پاس انصاف کی فراہمی کے لیے بنائے گئے قانون کی حکمرانی کے اندر اپنے کردار کو بہتر بنانے کی بہت گنجائش ہے۔ ہر ادارے کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے کردار کا جائزہ لے اور اپنے آپ کو عام شہریوں کے سامنے جوابدہ بنائے۔ جسٹس ریفارمز کا مقصد اسلام آباد ہائی کورٹ کی جانب سے اپنے آپ کو جوابدہ ٹھہرانے اور وفاقی دارالحکومت میں عدالتی نظام کے پہلوؤں کو درست کرنے کی ایک کوشش ہے تا کہ وفاقی دارالحکومت کے شہریوں کو ان کے گھروں کے دروازے پر انصآف فراہم ہو۔

اسلام آباد ہائی کورٹ آئین کے آرٹیکل 203 کے تحت دیے گئے مینڈیٹ کے ذریعے اسلام آباد کی تمام عدالتوں کا انتظام چلاتی ہے۔ موجودہ جسٹس ریفارمز پروجیکٹ کا مقصد 21 ویں صدی کے تقاضوں کے مطابق عدالت نظام میں ہمہ گیر اصلا حات لانا ہے تاکہ عدلیہ پر عوام کا اعتماد بحال ہو سکے۔

اس پراجیکٹ کی بنیادی توجہ اسلام آباد ہائی کورٹ اور اسلام آباد کی ضلعی عدالتوں پر ہوگی (جسے اجتماعی طور پر "اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم" کہا جاتا ہے)، اور یہ ان تمام اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرے گا جن کا انصاف کے طریقہ کار میں براہ راست یا ذیلی کردار ہے۔

اس پروجیکٹ کے تین بنیادی مقاصد ہیں۔

1	2	3
جدید ٹیکنالوجی پر مشتمل بہترین، مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ اور متحرک اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم کا قیام۔	اسلام آباد کے شہریوں کو انصآف کی فراہمی کے لیے ایک موثر ڈلیوری سسٹم بننا ۔	ڈیٹا اور انفارمیشن سسٹم پر مبنی ایک موثر عدالتی فیصلہ سازی کے نظام کا قیام .

پروجیکٹ کا آغاز دس(10) ہفتے کے ٹارگٹڈ اور اسٹرکچرڈ تشخیصی مطالعہ کے ساتھ ہوگا جو ایک چارٹر آف ریفارمز اور ٹرانسفارمیشن روڈ میپ فراہم کرے گا۔ اس کے بعد پراجیکٹ کا بنیادی فیز شروع ہو گا جو کہ پانچ سالوں پر مشتمل ہو گا اور اس دوران اسلام آباد کے نظام انصاف میں ہمہ گیر تبدیلی لائی جائے گی۔

اس تشخیصی مرحلے کے دوران مطلوبہ قائدانہ رہنمائی اور پراجیکٹ کے موثر نفاظ کے لیے پراجیکٹ کا ایک تین حصوں پر مشتمل پراجکٹ منیجمنٹ ماڈل بنایا جائے گا۔ سب سے اوپر پراجیکٹ سٹیرنگ کمیٹی ہو گی جو کہ پراجیکٹ سے متعلق اہم اور بنادی فیصلے کرے گی۔ اس کے بعد پراجیکٹ کے مختلف حصوں پر عمل در آمد کرنے کے لیے ایم پراجیکٹ منیجمنٹ اینڈ ایمپلمنٹیشن یونٹ بنایا جائے گا۔ جس کا دفتر اسلام آباد ہائی کورٹ میں ہو گا۔ پراجیکٹ کے عملدرآمد کے لیے ایک پراجیکٹ ڈلیوری ٹیم بنائی جائے گی جو کہ مختلف شعبوں کے ماہر کنسلٹنٹس پر مشتمل ہو گی۔ اور پراجیکٹ کے مختلف اہداف کے حصول کے لیے منیجنٹ یونٹ کی معاونت کرے گی۔

جہاں تک پروجیکٹ کی فنڈنگ کا تعلق ہے، 6 جون 2022 کو وفاقی پلاننگ کمشین کے ڈپارٹمنٹل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (ڈی ڈی ڈبلیوپی) کی طرف سے 3 سالوں کے لیے تقریباً 310 ملین روپے کی منظوری دی گئی ہے۔

فہرست کا خانہ

1. عدالتی نظام میں مسائل کا بنیادی ادراک --1

2. اسلام آباد کا انصاف کی فراہمی کا نظام: تبدیلی کی ضرورت---1

3. مطلوبہ اصلاحات: توجہ کے بنیادی شعبے--3

5. مطلوبہ اقدامات: جسٹس ریفارمز پروجیکٹ---4

6. آگے کا راستہ: اگلے کلیدی اقدامات--8

7. ضمیمہ---8

1. عدالتی نظام میں مسائل کا بنیادی ادراک

پاکستان میں آئینی اصولوں اور قانون کی حکمرانی کی سمجھ اور آگاہی ابھی بھی ارتقائی مرحلے میں ہے۔ ملک کا نظام عدل بظاہر غیر فعالی کا شکار ہے اورعام آدمی انصاف کے حصول کے دوران تاخیر کا شکار ہو تا ہے۔ پاکستان بدقسمتی سے 2021 کے رول آف لاء انڈیکس کی درجہ بندی میں 139 ممالک میں سے 130 ویں نمبر پر ہے۔

ہمیں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ مذکورہ بالا رول آف لا انڈیکس متعدد عوامل کے جائزے پر انحصار کرتا ہے جو صرف عدلیہ سے متعلق نہیں ہیں بلکہ حکومت کی تمام شاخوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس طرح انصاف کی فراہمی کے لیے ریاست کے تمام اہم اداروں پر مشتمل باہمی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا، عدالتی ڈھانچے کی بہتری، مطلوبہ اداروں کا قیام، اور قوانین و ضوابط کا نفاذ حکومت کی ایگزیکٹو برانچ سمیت تمام متعلقہ ریاستی اداروں کے درمیان ایک مشترکہ اور باہم مربوط کام ہے۔ جہاں تک انصاف کی فراہمی کا تعلق ہے، اس ذمہ داری کا ایک بڑا حصہ سول سوسائٹی اور کاروباری برادری پر بھی آتا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ قانون کی حکمرانی کی پابندی کریں اور اس پر عمل کریں۔

لہذا، قانون کی حکمرانی سے متعلق مسائل بلاشبہ "پوری پاکستانی قوم" کی تشویش ہیں۔ کوئی بھی اصلاحی عمل اس وقت تک معنی خیز نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے عدالتی نظام تک محدود رکھنے کی بجائے تمام اسٹیک ہولڈرز اور اداروں کے پورے انتظامی ڈھانچے میں بتدریج متعارف نہ کرایا جائے۔

2. اسلام آباد کا انصاف کی فراہمی کا نظام: تبدیلی کی ضرورت

انصاف کی موثر فراہمی کے فوائد:۔

انصاف تک رسائی، جس کی خصوصیت منصفانہ ٹرائل اور مناسب عمل ہے، وہ بنیادی حقوق ہیں جن کی ضمانت آئین پاکستان (آرٹیکل 9 اور 10اے) میں دی گئی ہے۔ ایک مضبوط اور موثر نظام انصاف فرد، معاشرے اور معیشت کے لیے جامع اور کثیر جہتی فوائد رکھتا ہے۔ ڈایگرام نمبر 1 میں ان فوائد میں سے کچھ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

1۔ قانون کی حکمرانی کا انڈیکس ورلڈ جسٹس پروجیکٹ کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے، جو کہ ایک بین الاقوامی سول سوسائٹی تنظیم ہے جو دنیا بھر میں قانون کی حکمرانی کو فروغ دینے کے لیے وقف ہے۔

ڈایگرام نمبر1: ایک موثر نظام انصاف کے کثیر جہتی فوائد

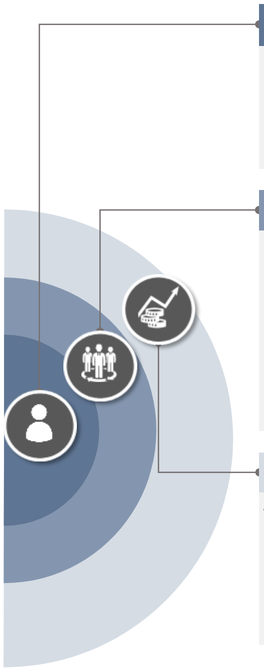

فرد کے لیے فوائد

زندگی اور معاش کی آزادی
ریاستی اداروں پر اعتماد
قانون کی حکمرانی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ آگاہی اور قانون کا احترام
غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام

معاشرے کے لیے اہم فوائد

معاشرے میں قانون کی مضبوط حکمرانی کا تصور
مساوی، یکساں، اور شفاف نظام انصاف کے قیام سے معاشرے میں بہتری
مساوات، اقلیتوں کے تحفظ اور کمزور طبقات کی مددکے اصولوں پر مبنی نظام
فرد کی طرح، ریاستی اداروں، خاص طور پر عدلیہ پر اعلیٰ سماجی اعتماد (معاشی فوائد کو بھی متحرک کرتا ہے)

معیشت کے لیے فوائد

معاہدوں کے سخت نفاذ، تنازعات کے مناسب حل، اور ثالثی کے طریقہ کار وغیرہ کے ساتھ کاروبار کرنے میں آسانی پیدا کرنا۔
سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ؛ اور اس کی وجہ سے ملک میں سرمایہ کاری کا رجحان۔
لین دین کی لاگت میں کمی اور دیگر معاشی تنازعات کے بروقت حل کی وجہ سے اقتصادی اور معاشی فوائد۔

موجودہ مسائل اور مشکلات جو انصاف کی غیر موثر فراہمی کا باعث بنتے ہیں۔

کمزور نظام انصاف کے تباہ کن نتائج معاشرے کی سیاسی اور سماجی اقتصادی تہوں پر پھیلتے ہیں۔ اس پیپر کا مقصد اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم پرتوجہ دینا ہے اور اس سلسلے میں جو تین انتہائی اہم مسائل سامنے آتے ہیں جن کی وجہ سے عام آدمی کو انصاف نہیں ملتا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

تاخیر: یہ ملک میں انصاف کی موثر فراہمی کو متاثر کرنے والا بنیادی مسئلہ ہے۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ موجودہ نظام کے ذریعے کسی کیس کا فیصلہ ہونے میں بیس سال لگ سکتے ہیں۔ نظامِ انصاف میں تاخیر کی وجہ سے ضلعی عدالتوں سے شروع ہو کر سپریم کورٹ کے حتمی فیصلے تک مقدمات زیر التوا رہتے ہیں۔ یکم جون 2022 تک، تمام عدالتوں میں ملک بھر میں زیر التوا مقدمات کی تعداد 20 لاکھ سے زیادہ تھی، جن میں سے تقریباً 82 فیصد ضلعی سطح کی عدالتوں میں زیر التوا تھے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ میں زیر التوا کیسوں کی تعداد 17,000 رہی۔ تاہم، ضلعی عدالتوں میں یہ تعداد اسلام آباد ہائی کورٹ سے تین گنا زیادہ ہے جن میں 50,000 زیر التوا مقدمات ہیں۔

پیچیدہ عمل اور طریقہ کار: نظام انصاف کے اہم اسٹیک ہولڈرز جن میں میں مدعی اور وکلاءشامل ہیں ان کو سدیوں سے رائج ایک پیچیدہ اور دکیا نوسی نظام سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ طریقہ کار نا صرف پیچیدہ ہے بلکے اس سے انصاف کے حصول کے عمل میں اخراجات بھی بڑھتے ہیں۔ اور قانونی چارہ جوئی کی لاگت بھی بڑھ جاتی ہے۔

2 اندازاً نمبر پیش کیے گئے ہیں "سپریم کورٹ آف پاکستان، وفاقی شرعی عدالت، ہائی کورٹس اور ضلعی عدلیہ میں 1 تا 30 اپریل 2022 کے دوران زیر التواء، اداروں اور مقدمات کے نمٹانے کا جامع بیان"، قانون کی بنیاد پر پیش کیا گیا ہے۔ اور جسٹس کمیشن آف پاکستان، اپریل 2022،

http://ljcp.gov.pk/nljcp/assets/dist/news_pdf/courts.pdf. Accessed 1 June 2022.

فیصلوں کا معیار: ججوں کو عام طور پر کہیں مسائل کا سامنا ہے جن میں سر فہرست کیسوں کی بہتات، ریسرچ کے لیے کم دستیاب وقت، اور ریسرچ کے لیے ایک مددگار نظام کا نہ ہونا شامل ہیں۔ اس وجہ سے عدالتی فیصلوں کا معیار متاثر ہو تا ہے۔
اس کے نتیجے میں ناکام فریقین اس معاملے کی اپیل کرتے ہیں، جس کی وجہ سے عدالت کا کام بڑھ جا تا ہے زیر التوا مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہو تا رہتا ہے۔

مطلوبہ اصلاحات: توجہ طلب امور

نظام عدل کے اس اصلاحی پراجیکٹ کے زیر سایہ کلیدی اقدامات کی جامع فہرست تیار کرنے کے لیے ایک منظم تشخیصی مطالعہ کی ضرورت ہے۔ لیکن اصلاحات کے کچھ شعبے ایسے ہیں جو کہ سب پر عیاں ہیں۔ ان اصلاحات میں بنیادی اداروں (اسلام آباد ہائی کورٹ اور اسلام آباد کی ضلعی عدالتوں) کی مضبوطی و بہتری، اسلام آباد میں نظام انصاف کے ادارتی خدو خال کی تعمیر، اور اداربجاتی مضبوطی کے لیے بنیادی اقدامات شامل ہیں۔

شکل 2: تنقیدی اور معروف اصلاحی زمرہ جات

تنظیمی ری ڈیزائن
اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم کے اسٹریٹجک مینڈیٹ کو حاصل کرنے کے لیے تنظیمی تشخیص اور تنظیم نو کے طریقہ کار کی نشان دہی۔

ایچ آر ماڈل ری ڈیزائن اور صلاحیت کی تعمیر
اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم میں جوڈیشل افسران اور دیگر عملے کے لیے موجودہ انسانی وسائل اور صلاحیت سازی کے ماڈل کا جائزہ اور اس کو جدید خطوط پر استوار کرنا۔ بھرتی، معاوضہ، کارکردگی کا انتظام، تربیت اور صلاحیت کی تعمیرکو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا۔

کیس فلو مینجمنٹ
مدعیان کو فوری انصاف مہیا کرنے کے لیے پورے عدالتی نظام کے عمل کی تشخیص، نظر ثانی اور نفاذ دوبارہ ڈیزائن؛ کیس کے بہاؤ کو بہتر بنانے کے لیے جدت اور ڈیجیٹائزیشن کا فائدہ اٹھایا جانا چاہیے۔

کیس بیک لاگ مینجمنٹ
مقدمات کے التواء اور تاخیر کو کم کرنے کے لیے اقدامات کی تجویز اور اس سلسلے میں اضافی وسائل کی دستیابی کو یقینی بنانا۔

کلیدی عمل/طریقہ کار، لاگت کے نظام اور کنٹرول
مدعیان کے لیے مقدمہ بازی کے اخراجات کو کم کرنااور غیر ضروری مقدمہ بازی کی حوصلہ شکنی۔ اس کے ساتھ ساتھ عدالتی نظام کی بہتری کے لیے اقدامات۔

ظافن اک زنشیلوگیر روا زلور ےیل ےک مٹسس یرویلڈ سٹسج آباد مالسا
موثر عدالتی انتظام اور مقدمات کی جلد سماعت کے لیے موجودہ قوانین اور رولز اور ریگولیشنز پر نظر ثانی۔

ک ریمنل ج س ٹس س س ٹم
کریمنل جسٹس کے موجودہ نظام جس میں تفتیش، استغاثہ اوردیگر امور شامل ہیں پر نظر ثانی تاکہ گناہگار کو سزاد دی جا سکے اور بے گنا کو انصَف مہیا کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ "مجرم ثابت ہونے تک بے گناہ" کے حصول کی پاسداری ہو سکے۔

اے ڈی آر اور ثالثی کے نظام کا قیام
ایک موثر ثالثی کے نظام کو قائم کرنا اور اے ڈی آر کے سسٹم کو عدالتی نظام میں رائج کرنا۔ اے ڈی آر اور ثالثی کے نظام کے لیے اداراجاتی فریم ورک تیار کرنا جن میں ثالثی کے بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ کا ایجنڈا بھی شامل ہے۔ اے ڈی آر اور ثالثی سے متعلق وکلابرادری اور دیگر ماہرین کی استدادکارکو بڑھانا۔

اسٹریٹجک پارٹنرشپس
خصوصی کمرشل کورٹس کا قیام تاکہ بین الاقوامی تنازعات اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے مسائل پر خصوصی توجہ دی جا سکے۔

اسٹریٹجک ڈیجیٹلائزیشن
ک یس م ینجمنٹ کو ب ہ تر ب نانے عدال تی ف یصلوں م یں ڈی ٹا کے ا س تعمال کو ی ق ینی ب نانے اور مجموی طور پ ر عدال ت کے نظام کو ب ہ تر ب نانے

ق انون ی اخلاق یات
لیگل پریکٹیشنرز اینڈ بار کونسلز ایکٹ، 1976 میں بیان کردہ اصولوں کو ادارہ جاتی بنانے کے طریقوں کا قیام تاکہقانونی شعبے کی عزت میں اضافہ ہو اور مدعیان کو جائز انصاف مل سکے۔

م ندرجہ ب الا ب ہر ست م یں ب لڈ گز اور دی گر ت عم یرات ی ان فرا س ٹری کچر پ ر ت وجہ مرک وز ک رنے ک ی ب جائ ے
ا صلاحات ک ے دی گر پ ہلوں پ ر ت وجہ دی گ ئی ہے۔

اگرچہ ماضی میں اصلاحات کی متعدد کوششیں کی گئیں، لیکن ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ بنیادی مسائل اب بھی برقرار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پر تبدیلی کی کوشش کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کی ضرورت ہوتی ہے جس میں نظام کے گورنس سٹریکچر اور آپریٹنگ ماڈل کے تمام اہم اجزاء شامل ہوں۔ مختلف اصلاحات کی آپس میں جڑی ہوئی نوعیت کی وجہ

سے، مخصوص شعبوں میں الگ تھلگ کوششیں کی گئیں جو سطحی مداخلتوں پر توجہ مرکوز کرتی تھیں۔ ان کوششوں میں مضبوطی اور لچک کا فقدان تھا۔

عدالتی نظام میں اصلاحات کی جامع کوششیں پہلی نظر میں بہت مشکل لگتی ہیں۔ لیکن یہ کام نا ممکن نہیں ۔ سنگاپور جیسی مثالیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ یہ واقعی ممکن ہے۔ 1990 کی دہائی سے پہلے، سنگاپور کا عدالتی نظام کچھ انہی مسائل طرح کے مسائل کا شکار تھا جن کا آج پاکستان کو سامنا ہے۔ اہم مقدمات میں تاخیر اور التوا، زیادہ اخراجات، اور سست طریقہ کار ۔ ایک اندازے کے مطابق 1990 میں سنگاپور کی سپریم کورٹ کو زیر التواء مقدمات کو حل کرنے میں کم از کم پانچ سال لگنے کا تخمینہ تھا اور ماتحت عدالتوں میں تقریباً 250,000 مقدمات زیر التوا تھے (سنگاپور جیسے چھوٹے ملک کے لیے یہ اعداد و شمار کافی برے تھے)۔ تاہم، صرف ایک دہائی پر محیط اصلاحات کے عمل کے ذریعے، سنگاپور کے عدالتی نظام کو دنیا میں سب سے زیادہ موثر عدالتی نظام کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

4. کال ٹو ایکشن: جسٹس ریفارم پروجیکٹ
کلیدی اصلاحاتی مقاصد
یہ امر واضع ہے کہ عدالتی نظام کے اندر ایک منظم اور جامع تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ہم جسٹس ریفارم پروجیکٹ ("پروجیکٹ") کا بنیادی مقصد اسی تبدیلی کو متحرک کرنا ہے اور اسلام آباد اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم میں اصلاحات پر توجہ مرکوز کرنا ہے،

پروجیکٹ کا مینڈیٹ اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم میں بڑے پیمانے پر تبدیلی ہے۔ اسے اسلام آباد ہائی کورٹ کے معزز چیف جسٹس اور دیگر ججز کے ویژن کے مطابق تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ پلاننگ کمیشن آف پاکستان کو سونپا گیا ہے۔
نظام عدل کے اس اصلاحی منصوبے کے تین بنیادی مقاصد ہیں۔

1	2	3
جدید ٹیکنالوجی پر مشتمل بہترین، مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ اور متحرک اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم کا قیام۔	اسلام آباد کے شہریوں کو انصاف کی فراہمی کے لیے ایک موثر ڈلیوری سسٹم بننا ۔	ڈیٹا اور انفارمیشن سسٹم پر مبنی ایک موثر عدالتی فیصلہ سازی کے نظام کا قیام ۔

نظام کی بہتری کے لیے اقدامات

۔ ت سے اسلام آباد کے عدالتی نظام مئیں اسٹریٹجک اور اپریشنل دونوں سطہ پر جامع تبدیلی آئے گیاذ ظام عدل م یں ہمہ گ یر ا صلاح

نظام عدل میں اسٹریٹجک سطح پر، ایک جامع ویژن اور مشن کی ضرورت ہے، جو کہ اسلام آباد کے عدالتی نظام کو بہتری کی طرف لے جا سکے۔

آپریشنل سطع پر موجودہ نظام میں ایک جامع نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ یہ کہ نظر ثانی مختلف شعبوں میں کی جانی چاہیے جس میں گورنس، ادارتی سٹریکچر، جوڈیشل افسروں اور دیگر عملے کی تربیت اور استدعا کی بہتری، کلیدی طریقہ کار کو موضوع بنانا، اور اس پورے عمل میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نظام عدل میں ایک مضبوط قدری نظام اور ادارتی کلچر کے فروغ کی ضرورت ہے جس سے قانونی اور اخلاقی اقدار کو فروغ حاصل ہو اور تمام اسٹیک ہولڈرز میں اصلاحات کے عمل کو آگے بڑھانے اور مستقل بنیادوں پر اصلاحات کرنے کا جذبہ پیدا ہو ۔

ور اسلام کے حصول میں کامیابی ہوتی ہے تو اسلام آباد کے جسٹس ڈلیوری سسٹم کی خامیاں دور ہونگی اگ ر مندرجہ ب الا م قا صد مندرجہ ذی ل شکل ن م بر چار م یں اس ا صلاحی ف ریم میں کارکردگی کا معیار اعلیٰ ہو گا۔ آباد ہائی کورٹ اور ذیلی عدالتوں ورک ک و ب یان ک یا گ یا ہے اور ان ب ارہ اہم شعب وں ک ی ن شاندہی ک ی گ یی ہے جن م یں ا صلاحات درک ار ہ یں۔

شکل 4: تشخیص اور اصلاحات کا فریم ورک

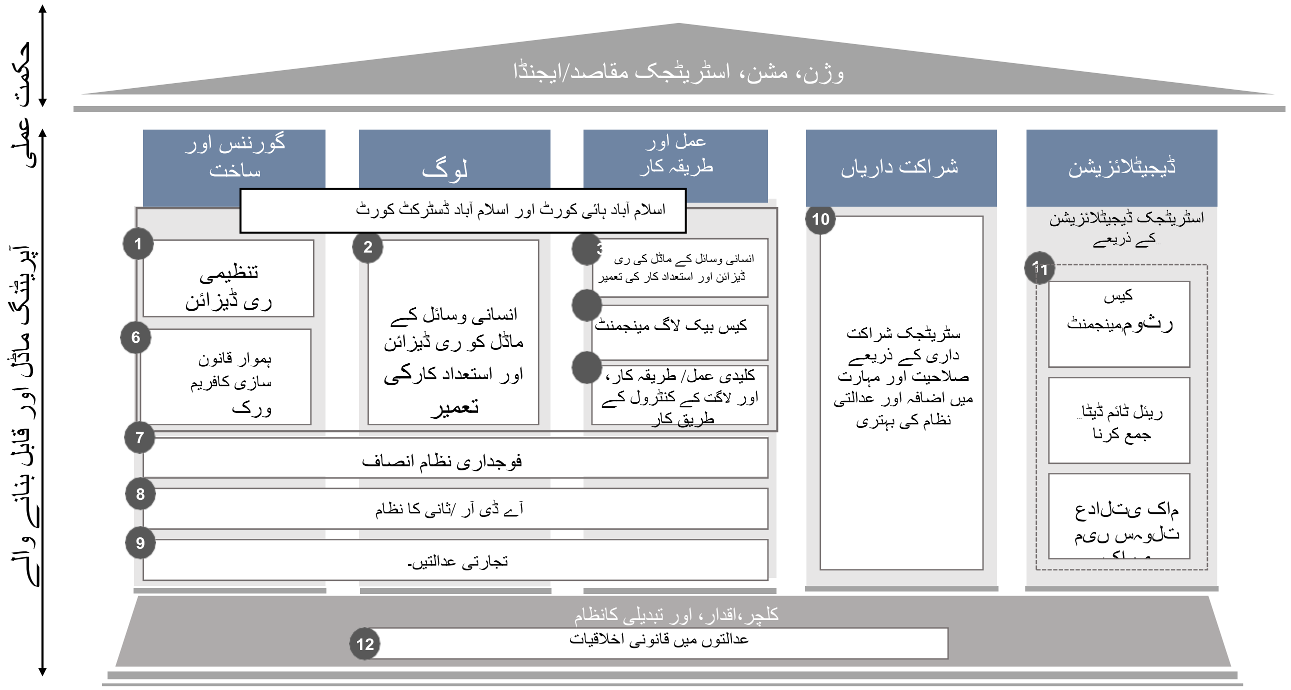

تشخیصی ڈائیگناسٹک سٹڈی

یہ پروجیکٹ 10 ہفتے کے اسٹریٹجک اور ٹارگٹڈ تشخیصی مطالعہ کے ساتھ شروع ہو گا۔ اس سٹڈی کے 6 اہم مراحل ہیں جو کہ مندرجہ ذیل تصویر میں دیے گئے ہیں۔

شکل 5: اسٹریٹجک تشخیصی مطالعہ - نقطہ نظر اور تخمینہ شدہ ٹائم لائنز

اس تشخیصی سٹڈی کا دائرہ کار بنیادی طور پر اسلام آباد ہائی کورٹ اور دوسری اسلام آباد ڈسٹرکٹ کورٹس پر مرکوز ہو گا، جو اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم کے دو ستون ہیں۔

یہ تشخیصی مطالعہ دو (2) کلیدی نتائج فراہم کرے گا:

۱۔ کلیدی اصلاحات کا ایک چارٹر۔ اس چارٹر میں مطلوبہ اصلاحات، مجوزہ مداخلتوں، اور کارکردگی کے کلیدی اشاریوں کی ترجیحی فہرست کے ساتھ، بشمول بارہ (12) کلیدی اصلاحاتی شعبے جن کی پہلے ہی نشاندہی کی گئی ہے، شامل ہونگے۔

۲۔ ایک تبدیلی کا روڈ میپ۔ یہ روڈ میپ ایک پانچ سالہ تبدیلی کے پروگرام پر مشتمل ہو گا جس میں اصلاحاتی عمل کے مرحلہ وار ڈیزائن اور ان پر عمل درآمد کا منصوبہ، اہم سنگ میل اور ٹائم لائنز اور پیش رفت کے دیگر پیمانے شامل ہونگے۔
اس کے ساتھ ساتھ پروگرام پر موثر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے گورننس اور پراجیکٹ منیجمنٹ ماڈل، وسائل کی نشاندہی اور پروکیورمینٹ کی پلاننگ کا نفاظ بھی شامل ہے۔

گورننس اور پروجیکٹ مینجمنٹ

اس پراجیکٹ کے سائز اور پیمانے کو دیکھتے ہوئے، یہ ضروری ہے کہ پروجیکٹ کو مطلوبہ قائدانہ رہنمائی اور انتظامی مہارت فراہم کی جائے تاکہ اسے کامیابی کی طرف لے جایا جا سکے۔ اس لیے، اسٹریٹجک تشخیصی سٹڈی کے لیے تین درجوں پر مشتمل گورننس اور پراجیکٹ مینجمنٹ ماڈل ڈیزائن کیا گیا ہے۔

درجہ اول: اعلیٰ تیرن درجے پر پراجیکٹ اسٹیئرنگ کمیٹی ہو گی جس کا مقصد قیادت، فیصلہ سازی، اور مجموعی طور پر اسٹریٹجک سمت فراہم کرنا ہو گا۔

درجہ دوئم: اسلام آباد ہائی کورٹ کے اندر پراجیکٹ مینجمنٹ اینڈ امپلیمنٹیشن یونٹ (پی ایم آئی یو) کا قیام: اس یونٹ کا مقصد پراجیکٹ کو منظم کرنا، ضرورت کے مطابق مختلف کنسلٹنٹس اور ایڈوائزرز کو بھرتی کرنا، مختلف ورک اسٹریمز میں ترسیل کو مربوط کرنا، نگرانی اور پیشرفت کی رپورٹ تیار کرنا، اور مجموعی طور پر کام کے معیار کو برقرار رکھنا ہے۔

درجہ سوئم: پروجیکٹ ڈیلیوری ٹیم، کام کے مطلوبہ دائرہ کار کو انجام دینے کے لیے، معیار اور بروقت اہداف کی وصولی کو یقینی بناتے گی۔ وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق ماہرین اور کنسلٹنٹس کو اس ٹیم میں شامل کیا جائے گا۔

تشخیصی مرحلے کے ڈھانچے کی تفصیلات، کرداروں اور ذمہ داریوں کے ساتھ، تصویر 6 میں ذیل میں دی گئی ہیں۔

شکل 6: گورننس اور پروجیکٹ مینجمنٹ ماڈل

پروجیکٹ اسٹیئرنگ کمیٹی معزز چیف جسٹس اسلام آباد ہائی کورٹ اور دیگر منتخب معززین ...اسلام آباد ہائی کورٹ بینچ کے ججز ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز رجسٹرار، اسلام آباد ہائی کورٹ چیف ایگزیکٹو آفیسر، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اتھارٹی (پی 3 اے) وزارت منصوبہ بندی سینئر خارجی مشیران	اسٹریٹجک رہنمائی اور فیصلہ سازی فراہم کریں گے ورک اسٹریم کو قیادت فراہم کریں گے اور ضرورت کے مطابق سفارشات کا جائزہ لیں گے اور منظوری دینگے۔ رکاوٹوں/مسائل کو حل کرنے میں مدد کریں گے۔ منصوبے پر عملدر آمد کو یقینی بنائینگے۔
اسلام آباد ہائی کورٹ پراجیکٹ مینجمنٹ اینڈ امپلیمنٹیشن یونٹ(پی ایم آئی یو) 1 پروجیکٹ ڈائریکٹر 2 سے 3 پروجیکٹ مینیجر (قانون/ عدالتی اصلاحات، ادارہ جاتی (اصلاحات، آئی ٹی اور ڈیجیٹلائزیشن 1 فنانشل مینیجر (پروجیکٹ کے استعمال اور تعیناتی کو ٹریک کرنے کے لیے فنڈنگ) 1 انتظامی معاون	مجموعی طور پر پروجیکٹ کی منصوبہ بندی، انتظام اور نگرانی فراہم کریں گے۔میٹنگز اور ورکشاپس کو مربوط بنائینگے جن میں اسٹیئرنگ کمیٹی کے ساتھ میٹنگز بھی شامل ہونگی۔ پروجیکٹ ڈیلیوری ٹیم کے ذریعہ تیار کردہ کولیٹ اور ڈھانچہ آؤٹ پٹ مختلف ورک اسٹریمز، بشمول ورکشاپس، میٹنگز وغیرہ۔ اہم سنگ میل اور پیشرفت کو ٹریک کریں گے
پروجیکٹ ڈیلیوری ٹیم تشخیصی مرحلے کے لیے: 5 سے 7 کنسلٹنٹس ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً بیرونی مشیروں کو بھرتی کیا جائے گا۔	منسلک ٹائم لائنز اور سنگ میل کے مطابق کام کی منصوبہ بندی کریں گے ٹائم لائنز کے مطابق آؤٹ پٹ ورک اسٹریم/ تفویض کردہ کام کی تکمیل کرینگے۔ تجزیہ کاری اور ان پر مشتمل سفارشات تیار کریں گے۔ معیاری پروجیکٹ ڈیلیوری ایبلز کو بروقت مکمل کریں گے۔ ورکشاپس، میٹنگز وغیرہ کے لیے مواد تیار کریں گے۔ اسٹیئرنگ کمیٹی کے اراکین کو آؤٹ پٹ پیش کریں گے۔

ع بے ک ے اس ہمہ گیر پراجیکٹ پر عملدرآمد کے دوران مخصوص ریفارمز کے کہیں اہم شعبوں کی نشاندہی کی جائے گی اور ہر ش دو سرے سد یذ ئر لد یے ماہر ک نسد لد ڈ ن ٹس ک ی ڈ یم یں بد نائ ی جاید ن گی۔ ان ماہرید ن ک ے اوپ ر معزز جج صاحد بان اور ۔ے ہ یئگ ی د ںیم 7اس ماڈل کی تصویر درج ذیل ڈائگرام نمبرماہرید ن پ ر م شد تمل ک م ی ڈ یاں ک ام ک ا معائد نہ ک رید ن گی۔

جہاں تک پراجیکٹ کی فنڈنگ کا تعلق ہے،اگلے تین سالوں کے لیے تقریباً 310 ملین پاکستانی روپے پہلے ہی منظور ہو چکے ہیں۔ اور یہ فنڈز
6 جون 2022 کو ڈیپارٹمنٹل ڈیولپمنٹل ورکنگ پارٹی (ڈی ڈی ڈبلیو پی) نے منظور کیے

5. آگے کا راستہ: کلیدی اگلے اقدامات

پروجیکٹ کے تحت کام شروع کرنے کے لیے، مندرجہ ذیل فوری اگلے اقدامات کی ضرورت ہے

	اگلہ کلیدی مرحلہ	ذمہ دار ایجنسیاں
1	مطلوبہ منظوری کا حصول	اسلام آباد ہائی کورٹ، پی 3 اے (پلاننگ کمیشن کو سہولت فراہم کرے)
2	فنڈنگ	پلاننگ کمیشن، پی 3 اے، وزات خزانہ
3	اسلام آباد ہائی کورٹ میں پی ایم آئی یو کا قیام	اسلام آباد ہائی کورٹ اور پی 3 اے
4	پراجیکٹ کا باضابطہ آغاز	اسلام آباد ہائی کورٹ اور پی 3 اے اور پلاننگ کمیشن۔
5	پروجیکٹ ڈیلیوری ٹیم کو سیٹ اپ کریں؛ تشخیصی مطالعہ کے لیے مطلوبہ مشیروں اور مشیروں کو شامل کریں۔	پی ایم آئی یو (پی 3 اے سہولت فراہم کرنے کے لئے)
6	واضح سنگ میل اور اسٹیئرنگ کمیٹی کے اجلاسوں کے ساتھ ورک پلان اور ورک اسٹریم کی تفصیل	پی ایم آئی یو (پی 3 اے سہولت فراہم کرنے کے لئے)
7	پروجیکٹ ڈیلیوری ٹیم کو ورک اسٹریم مختص کریں: متحرک کریں۔ اور پروجیکٹ کو شروع کریں۔	پی ایم آئی یو (پی 3 اے سہولت فراہم کرنے کے لئے)

6. ضمیمہ
کلیدی اصلاحاتی شعبوں کی تفصیلات

تنظیمی ری ڈیزائن

اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم کے اسٹریٹجک مینڈیٹ کو حاصل کرنے کے لیے تنظیمی تشخیص اور تنظیم نو کے طریقہ کار کی نشان دہی۔

ایچ آر ماڈل ری ڈیزائن اور صلاحیت کی تعمیر

اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم میں جوڈیشل افسران اور دیگر عملے کے لیے موجودہ انسانی وسائل اور صلاحیت سازی کے ماڈل کا جائزہ اور اس کو جدید خطوط پر استوار کرنا۔ بھرتی، معاوضہ، کارکردگی کا انتظام، تربیت اور صلاحیت کی تعمیرکو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا۔

کیس فلو مینجمنٹ

مدعیان کو فوری انصاف مہیا کرنے کے لیے پورے عدالتی نظام کے عمل کی تشخیص، نظر ثانی اور نفاذ دوبارہ ڈیزائن؛ کیس کے بہاؤ کو بہتر بنانے کے لیے جدت اور ڈیجیٹائزیشن کا فائدہ اٹھایا جانا چاہیے۔

کیس بیک لاگ مینجمنٹ

مقدمات کے التواء اور تاخیر کو کم کرنے کے لیے اقدامات کی تجویز اور اس سلسلے میں اضافی وسائل کی دستیابی کو یقینی بنانا۔

کلیدی عمل/طریقہ کار، لاگت کے نظام اور کنٹرول

مدعیان کے لیے مقدمہ بازی کے اخراجات کو کم کرنااور غیر ضروری مقدمہ بازی کی حوصلہ شکنی۔ اس کے ساتھ ساتھ عدالتی نظام کی بہتری کے لیے اقدامات۔

ظافن اک زنشیلوگیر روا زلور ےیل ےک مٹسس یروالڈ سٹسج آباد مالسا

موثر عدالتی انتظام اور مقدمات کی جلد سماعت کے لیے موجودہ قوانین اور رولز اور ریگولیشنز پر نظر ثانی۔

کریمنل جسٹس سسٹم

کریمنل جسٹس کے موجودہ نظام جس میں تفتیش، استغاثہ اوردیگر امور شامل ہیں پر نظر ثانی تاکہ گناہگار کو سزاد دی جا سکے اور بے گنا کو انصَف مہیا کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ "مجرم ثابت ہونے تک بے گناہ" کے حصول کی پاسداری ہو سکے۔

اے ڈی آر اور ثالثی کے نظام کا قیام

ایک موثر ثالثی کے نظام کو قائم کرنا اور اے ڈی آر کے سسٹم کو عدالتی نظام میں رائج کرنا۔ اے ڈی آر اور ثالثی کے نظام کے لیے اداراجاتی فریم ورک تیار کرنا جن میں ثالثی کے بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ کا ایجنڈا بھی شامل ہے۔ اے ڈی آر اور ثالثی سے متعلق وکلابرادری اور دیگر ماہرین کی استدادکارکو بڑھانا۔

اسٹریٹجک پارٹنرشپس

خصوصی کمرشل کورٹس کا قیام تاکہ بین الاقوامی تنازعات اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے مسائل پر خصوصی توجہ دی جا سکے۔

اسٹریٹجک ڈیجیٹلائزیشن

کیس مینجمنٹ کو بہتر بنانے عدالتی فیصلوں میں ڈیٹا کے استعمال کو یقینی بنانے اور مجموعی طور پر عدالت کے نظام کو بہتر بنانے

قانونی اخلاقیات

لیگل پریکٹیشنرز اینڈ بار کونسلز ایکٹ، 1976 میں بیان کردہ اصولوں کو ادارہ جاتی بنانے کے طریقوں کا قیام تاکہقانونی شعبے کی عزت میں اضافہ ہو اور مدعیان کو جائز انصاف مل سکے۔

1َ کسی بھی ادارے کی بڑے پیمانے پر تبدیلی کے کسی بھی منصوبے کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ مذکورہ ادارے کی ہمہ گیر ساخت کا مطالعہ کیا جائےا ور اس بنیاد پر بہتری کی تجاویز دی جائیں۔ لہٰذا مجوزہ اصلاحات کا ایک اہم شعبہ تنظیمی ریڈیزائن ہے۔
اس میں سب سے پہلے اسلام آباد ہائی کورٹ کے موجودہ تنظیمی ڈھانچے کا جائزہ لیا جائے گا، اس کے بعد اسلام آباد کی ضلعی عدالتیں کی تنظیم نو کی نشاندہی کی جائے گی۔

2. عدالتوں کے لیے انسانی وسائل کے فریم ورک کو ازسرنو ڈیزائن کرنے کے ساتھ ساتھ عدالتی انتظامیہ کے لیے فریم ورک میں اصلاحات متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ 21 ویں صدی کے جدید انصاف کی فراہمی کے نظام کا تصور کرتے ہوئے، اصلاحات کے سب سے اہم اقدامات میں سے ایک یہ یقینی بنانا ہوگا کہ عدالتی نظام میں اہل افراد کو شامل کیا جائے، اور انہیں مناسب معاوضہ دیا جائے (تاکہ اچھے ٹیلنٹ کو راغب کیا جاسکے)۔ اس کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً اور موثر کارکردگی کا انتظام (جس کا پروموشن کا انتظام بھی ضروری ہے)۔ خاص طور پر، ان اصلاحات کے ذریعے غیر عدالت عملے کی کارکردگی بھی بہتر بنائی جائے گی کیونکہ ان کا عدالتی نظام میں ججوں کی اعیانت ایک بہت کلیدی کردار ہو تا ہے۔ اس مسئلے کے جائزے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس شعبے میں کافی حد تک اصلاحات اور بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

3. ایک موثر کیس فلو مینجمنٹ سسٹم کا ڈیزائن اور نفاذ ایک انتہائی اہم اقدام ہے جو عدالتی نظام میں مقدمات کی موثر کاروائی کو یقینی بنائے گا۔ ان اقدامات کا مقصد عدالتی نظام کو خودکار بنانے کے ساتھ ساتھ ایک ایسا نظام بھی دینا ہے جو کہ ہماری عدالتوں کی کارکردگی کو بین الاقوامی معیار کے مطابق یقینی بنائے۔

4َ عدالتوں میں زیر التواء مقدمات وقت کے ساتھ ساتھ کافی بڑھ گئے ہیں۔ عدالتوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے قلیل سے درمیانی مدت میں کیسوں کے بیک لاگ میں کمی کے لیے خصوصی اقدامات کرنے ہوں گے۔ مثال کے طور پر، عدالت کو وقت کے ساتھ جمع ہونے والے بیک لاگ کو مؤثر طریقے سے کم کرنے کے لیے ایک مخصوص مدت کے لیے اضافی وسائل کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ میکانزم اور مختص وسائل کو بہتر بنانا ہوگا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ بیک لاگ کو تیز رفتاری سے مؤثر طریقے سے کم کیا جاسکے۔ اور ساتھ ہی ساتھ طے پانے والے فیصلوں کے معیار کو بھی یقینی بنانا ہوگا۔ اس طرح کے خصوصی اقدامات بعض ممالک میں کامیابی کے ساتھ نافذ کیے گئے ہیں۔

5. ایک اہم اقدام جس کی اشد ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ قانونی چارہ جوئی کے عمل کے دوران رائج طریقہ کار کی پیچیدگیوں اور اخراجات کے نظام کو سہل بنانا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ (ا) انصاف کے عمل میں غیر ضروری اقدامات کو یا تو آسان بیایا جائے یا ختم کیا جائے۔ (اا) غیر ضروری قانونی چارہ جوئی کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ اور(ااا) غیر ضروری طور پر مقدمات کو طول دینے کے لیے قانونی چارہ جوئی اور وکیلوں کی طرف سے استعمال کیے جانے والے ہتھکنڈوں کی حوصلہ شکنی کرنا۔

6. اسلام آباد ہائی کورٹ اور اسلام آباد کی ضلعی عدالتوں کو چلانے والے موجودہ قانون سازی کے فریم ورک پر نظرثانی ہو سکتی ہے۔

7. فوجداری نظام انصاف - جس میں پولیس، عدلیہ، جیلیں، پراسیکیوشن، پروبیشن اور پیرول شامل ہیں - غیر فعالی اور طریقہ کار کی خامیوں کا شکار ہے۔ اس کی مجموعی شہرت ناقص، استحصالی اور غیر مساوی ہونے کی ہے۔ پولیس، تفتیش کاروں، پراسیکیوٹرز، جیل کے عملے وغیرہ میں صلاحیت کا شدید فقدان موجود ہے۔ 'جرم ثابت ہونے تک بے گناہ' کا اصول عنکا ہے۔ جو مجرم ہیں وہ طریقہ کار کی خرابیوں اور اہلیت کی کمی کی وجہ سے سزا سے بچ جاتے ہیں۔ اس لیے موجودہ کریمیل جسٹس سسٹم کے اہم اجزا کو پرکھنے کی ضرورت ہے تاکہ اس میں بہتری لائی جا سکے۔

8. اگرچہ حالیہ سالوں میں تنازعات کے متبادل حل (اے ڈی آر) کے لیے خصوصی قانون سازی کرنے اور ثالثی کے لیے اے ڈی آر سینٹر قائم کرنے میں پیشرفت ہوئی ہے، لیکن اس کے باوجود مقدمات میں فریقین اے ڈی آر کے نظام کا استعمل نہیں کرتے۔ اے ڈی آر کے استعمال کو یقین بنانے اور نظام عدل میں تنازعات کو حل کرنے کے لیے اس کو فروغ دینے کے لیے خصوصی میکانیزم اور طریقہ جات کو رائج کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں بشمول پاکستان کے اعلیٰ عدالتون کے ججوں سمیت کہیں ماہرین نے رائے دی ہے کہ اے ڈی آر کے نظام کو رائج کرنے سے ناصرف موجودہ عدالتی نظام پر بوج کم ہو گا بلکہ عام آدمی کو وقت پرموثر انصاف مہیا ہو گا۔
اس کے ساتھ ساتھ اے ڈی آر کے سسٹم کے لیے ایک دارہ جاتی فریم ورک بناے کی ضرورت ہے۔ پاکستان مین ایک بین الاقوامی ثالثی انسٹی ٹیوٹ بنانے کی ضرورت ہے تاکہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو پاکستان کے اندر ہی اپنے مقدمات کی ثالثی کے لیے فارم دستیا ب ہو ۔ اس سے انہیں ثالثی کے لیے پاکستان سے باہر جانا نہیں پڑھے گا۔ اس سے ناصرف پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہو گا بلکہ ان تنازعات کو ملک کے اندر کم خرچ میں فوری طور پر حل کرنے کا ایک فارم میئسر ہو گا۔ اس ثالثی کونسل میں مقامی اور غیر مقامی ماہرین پینل میں شامل ہونگے۔ اس کے ساتھ ساتھ 1940کے ثالثی ایکٹ میں بھی بہتری لانے کی ضرورت ہے۔
اے ڈی آر کے نظام کے موثر نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ مختلف تکنیکی شعبوں سے متعلق ماہرین کی ایک کھیپ تیار کی جائے جو کہ فریقین کو ثالثی کے عمل کے دوران مدد فراہم کر سکے۔ اس سے اسلام آباد کے اندر موثر ثالثی سینٹرز کا ایک جال بچھ جائے گا۔ مقامی طور پر اے ڈی آر سینٹر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ قانونی برادری کی تربیت اور استداد کار کو موثر بنایا جائے تاکہ وہ اس عمل کو سمجھ کر آگے بڑھا سکیں۔

9. بیرونی سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ موجودہ عدالتوں کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ مختلف تجارتی معاملات کو دیکھنے کے لیے نئے اقدامات کیے جائں۔ اس سلسلے میں اگر خصوصی کمرشل عدالتیں بنائی جائیں جو کہ مخصوص تنازعات کو دیکھیں تو پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری بڑھ سکتی ہے۔ ان کمرشل کورٹس میں سپیشل جج تعینات کیئے جاینگے جو پہچیدہ کمرشل معملات کو دیکھ سکیں اور اس طرح سرمایہ داروں کا نظام پر اعتماد بڑھ جائے گا۔ اس طرح کی عدالتیں مغربی دنیا میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ حال ہی میں بین الاقوامی کمرشل تنازعات کو حل کرنے کے لیے کہیں ترقی پذیر ممالک نے کمرشل کورٹس قائم کی ہیں جن میں سنگا پور، قطر، چائینہ، دبئی، اور قازقستان شامل ہیں۔

10. اسلام آباد جسٹس ڈیلیوری سسٹم کو بہتر بنانے کے لیے سٹرتیجک پارٹنرشپ کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ پارٹنرشپس ریشرچ کے اداروں، ٹھینک ٹینکس، تعلیمی اداروں، اور تیکنکی اور فارینزک لیبارٹریوں کے ساتھ قائم کی جاسکتی ہیں۔ ان اقدامات کی وجہ سے ممکن ہے کہ نجی شعبہ بھی اس عمل میں شامل ہو جائے اور اس طرح پورے نظام میں بہتری آئے گی۔

11. اس اصلاحتی پروگرام کے ذریعے ضروری ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کو مختلف اہداف کے حصول کے لیے استعمال کیا جائے۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال مندرجہ ذیل شعبوں میں کیا جاسکتا ہے۔ (I) کیس منیجمنٹ اور دوسرے عدالتی معاملات کو تیز رفتار اور بہتر بنانے کے لیے۔ (II) عدالتی فیصلوں کے معیار اور رفتار کو بہتر بنانے کے لیے (III) عدالت کے مجموعی نظام اور روزانہ کی کاروائی کو بہتر بنانے کے لیے۔ اس سلسلے میں یہ یقین دہانی کرانا ضروری ہے کہ امریکہ ، یورپین یونین اور سنگا پور سمیت دنیا کے کہیں عدالتی نظاموں میں قانونی عمل کو بہتر بنانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ حتہ کہ انڈونیشنا جیسے ترقی پذیر ممالک بھی جدید ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہیں۔ انڈونیشیا نے 2019میں الیکٹرانک کورت کا نظام رائج کیا جس کے تحت مختلف عدالت کاغذات کو آن لائن پیش کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ فریقین کو یہ سہولت بھی دی گئی کہ وہ مقدمات کے باز مراہل کے دوران الیکٹرانک کاروائی کا حصہ بن سکیں۔ اس سے مقدمات میں تاخیرکے عمل میں کمی ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ عدالتی نظام کو موثر کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت کے مختلف پہلو بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

12. کسی بھی عدالتی نظام میں انقلابی تبدیلی لانے کے لیے اس کے اقدار کے نظام کو مضبوط کرنا نہایت اہم ہے۔ اس قدری نظام کا بنیادی حصہ قانونی اخلاقیات ہیں جن پر عمل کرنا ہر وکیل اور قانونی ماہر کی ذمہ داری ہے۔ اس شعبے میں اصلاحات کے لیے ضروری ہے کہ ایسے اقدامات کیے جائیں کہ قانونی اخلاقیات پر تمام فریقین نا صرف عمل کریں بلکہ ان کی ترویج بھی کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان عناصر کا محاثبہ بھی ضروری ہے جو کہ ان قانونی اخلاقیات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان عوامل کی نشاندہی ضروری ہے جن کی وجہ سے وکلا قانونی اخلاقیات کی خلافورزی کرتے ہیں تاکہ ان عوامل کو ختم کرنے کے لیے بنیادی اقدامات اٹھائے جا سکیں۔ قانونی پیشے کے تقدس اور وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اور مدعیان کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایسے اقدامات اٹھانا نہایت اہم ہیں۔